جلد ۲۲ | مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۴۹




# مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

افسوس ہے۔ کہ محمد دین صاحب مالی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان چندروز بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر ۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو فوت ہو گئے۔ جنازہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ریتی چھلہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا جو وسیع قطعہ زمین پڑا تھا۔ اسے بارش کے پانی کے ریلہ سے بہت نقصان پہونچتا رہتا تھا اس نقصان سے بچانے کے لئے اس کے اردگرد چار دیواری بنائی جا رہی ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے ماتحت بہت سے مقامی اصحاب بذات خود مزدوروں کا کام کر رہے ہیں۔

مولوی محمد شریف صاحب مبلغ کو نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے مصر سلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا۔

# سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کے فیصلہ میں التواء

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ سنانے کے لئے ۲۲ اپریل کی تاریخ مقرر تھی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ اس تاریخ کو فیصلہ نہیں سنایا گیا۔ بلکہ ۲۵ کو سنایا جائے گا۔ سنا گیا ہے اس موقعہ پر پولیس کا کافی انتظام کیا گیا تھا۔ اور کچھ لوگ مختلف مقامات سے فیصلہ سننے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ جیسا کہ الفضل کے گذشتہ رویہ سے ظاہر ہے۔ ہمیں اس مقدمہ سے کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں۔ چنانچہ ہم نے سوائے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شہادت کے اور کوئی کارروائی شائع نہیں کی۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہی تھی۔ کہ ہم مقدمہ کی ابتداء سے ہی یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ یہ مقدمہ عطاء اللہ شاہ صاحب کے خلاف نہیں چلایا گیا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف چلایا گیا ہے۔ اور چونکہ دوران مقدمہ میں ان امور پر بحث کرنا ہمارے لئے ناممکن تھا۔ جن کی وجہ سے ہمیں یہ خیال پیدا ہوا۔ اس لئے ہم خاموش رہے ہیں۔ لیکن جونہی کہ ہم قانونی طور پر اس خاموشی کی قید سے آزاد ہونگے۔ ہم ان واقعات کو انشاء اللہ تعالےٰ پبلک میں لے آئیں گے۔ جن کی بناء پر ہم سمجھتے ہیں کہ ہر انصاف پسند بہت سے امور کے متعلق گورنمنٹ کی پوزیشن کی صفائی کا مطالبہ کریگا۔ اور جب تک وہ صفائی پیش نہ ہوگی۔ پراسیکیوشن اور ڈیفنس کے بہت سے امور دنیا کی نظر میں عقدہ لاینحل بنے رہیں گے۔

# اخبار احمدیہ

## درخواست ہائے دعا

(۱) بھائی ماہی بخش صاحب کا خورد سالہ بچہ اور عزیزم ممتاز عالم کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز بندہ کے والد صاحب بھی بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد ابراہیم وینس آباد چک ۱۳۸ (۲) ولی محمد صاحب میر لدھیانوی عرصہ دس ماہ سے ایک مہلک مرض میں مبتلا ہیں۔ صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار عبدالرحمٰن قادیان (۳) میری لڑکی بیمار ہے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد طفیل نوشہرہ چھاؤنی (۴) ہمشیرہ حمیدہ خاتون صاحبہ وصفیہ بیگم صاحبہ امسال فسٹ ایر میڈیکل کلاس کا امتحان دے رہی ہیں۔ نیز ہمشیرہ گوہر سلطان صاحبہ منشی فاضل کے امتحان میں شریک ہونے والی ہیں۔ ان سب کی کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید عباس علی پشاور (۵) میرے بھائی سید مقبول احمد صاحب۔ الیف۔ ایس۔ سی۔ سیکنڈ ایر پنجاب یونیورسٹی کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید بشارت احمد انڈین ملٹری ہاسپٹل ملتان (۶) میرے عزیز دوست شیخ محمد عبداللہ صاحب امسال بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ دعائے کامیابی کی جائے۔ میر محمد قریشی از سندھ (۷) میرے بچے عزیز منور احمد نے امسال انٹرنس کا امتحان دیا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ جمعدار مظفر احمد احمد نگر دکن۔ (۸) مولوی عبدالرحمٰن صاحب ملتانی اور برادرم عبدالغنی صاحب سیالکوٹ بی۔ اے۔ کا امتحان دے رہے ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالواحد ملتان چھاؤنی۔ (۹) میرا چچازاد بھائی فضل الٰہی عرصہ سے بعارضہ سل بیمار ہے۔ مخلصین جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد حیات احمد ضلع سرگودہا (۱۰) بابو اکبر علی صاحب کوہاٹ سے بوجہ بیماری آٹھ ماہ کی رخصت پر قادیان آئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے نیز میرے بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کی صحت کے لئے جو بعارضہ ماٹی بخار بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام مصطفیٰ میوہسپتال لاہور

## اعلانات نکاح

(۱) مولوی سید سرور شاہ صاحب نے میرے لڑکے بابو عبدالمجید صاحب کا نکاح بشارت خاتون صاحبہ بنت بابو مولا بخش صاحب مرحوم ہمشیرہ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول گوجرہ سے بتاریخ سات اپریل مسجد مبارک میں بعوض پانچ سو روپیہ مہر پڑھایا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر۔

(۲) صوفی فضل الٰہی صاحب قادیان کے لڑکے فضل الرحمٰن کا نکاح جو ستمبر ۱۹۳۳ء میں سید محمود شاہ صاحب کی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ اس میں جو حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ مقرر ہوا تھا۔ اس کی رقم فریقین کی رضامندی سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر نصف معجل اور نصف غیر معجل مقرر کیا جاتا ہے۔ خاکسار فضل الٰہی والد فضل الرحمٰن ولی فضل الرحمٰن خاکسار سید محمود شاہ والد حفیظہ بیگم ولی۔ (۳) چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری عنایت خاں صاحب قوم جٹ ساکن دولت پور کا نکاح عزیزہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری تاج محمد صاحب مرحوم قوم جٹ ساکن جھوور۔ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء پڑھا۔ شکر اللہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (۴) میاں امام الدین صاحب ساکن کوٹ کپورہ کی دختر نعمت بی بی کا نکاح ۱۵ اپریل میاں علی گوہر صاحب کے لڑکے محمد علی سے ۲۲۵ روپے مہر پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل قادیان

## ولادت

ملک خدا بخش صاحب کے ہاں یکم مارچ کو لڑکا۔ ملک مظفر احمد صاحب کے ہاں لڑکا۔ مرزا محمد حسین صاحب ساکن فتح پور کے ہاں ۲۷ مارچ کو لڑکا۔ چوہدری عبدالقدیر خانصاحب کاٹھ گڑھی کے ہاں ۹ فروری کو لڑکا۔ عطاء الرحمٰن صاحب قادیان کے ہاں ۲۵ جنوری کو لڑکی۔ ماسٹر مولا داد صاحب قادیان کے ہاں ۱۲ جنوری کو لڑکا۔ محمد افضل صاحب فیروزپور کے ہاں ۳ جنوری کو لڑکی۔ احسان اللہ صاحب کلکتہ کے ہاں ۲ جنوری کو لڑکا۔ ماسٹر غلام محمد صاحب قادیان کے ہاں ۱۲ فروری کو لڑکا۔ دوست محمد خان صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی کے ہاں ۱۹ فروری کو لڑکا منشی محمد اسمٰعیل صاحب کاتب مصباح کے ہاں ۱۶ فروری کو لڑکا۔ بابو ضیاء الحق صاحب فیروزپور کے ہاں ۷ فروری کو لڑکا۔ ملک غلام حسین صاحب لائلپور کے ہاں یکم مارچ کو لڑکا۔ محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹ اود کے ہاں ۱۶ فروری کو لڑکا اور ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب علی گڑھ کے ہاں لڑکا۔ منشی امیر علی خان صاحب کٹک اڑیسہ کے ہاں ۲۳ مارچ کو لڑکا۔ ماسٹر فیروز الدین احمد صاحب جمشید پور کے ہاں لڑکا۔ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لکھنؤ کے ہاں ۱۱ اپریل کو لڑکی اور شیخ عبداللہ صاحب مالک دی مسلم بارک فیکٹری انبالہ شہر کے ہاں ۲۱ اپریل لڑکا تولد ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

## دعائے مغفرت

(۱) میرا اکلوتا بیٹا مسمی محمد عبداللہ فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ مالپور۔

(۲) خاکسار کے والد میاں اللہ دتا صاحب جو کہ مخلص احمدی تھے۔ تین اپریل کو ڈھڈانجھا میں فوت ہو گئے ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار خدا بخش اودھمہ۔

(۳) ملک نادر خان صاحب محلہ دارالرحمت کی اہلیہ ۱۶ اپریل کو فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(۴) منشی عنایت اللہ صاحب دفعۃً انتقال فرما گئے ہیں۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ اقبال الدین جنرل مرچنٹ بہاولنگر۔

(۵) منشی اللہ ودھایا صاحب ساکن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ ۵ اپریل کو فوت ہو گئے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد علی۔

(۶) مولوی احمد الدین صاحب ساکن ہسولہ تحصیل چکوال مورخہ ۲۰ مارچ کو فوت ہو گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے تھے۔ اور جماعت کی روح رواں تھے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ چکوال

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

## ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

| نمبر | نام | پتہ |
|---|---|---|
| ۱ | اقبال بیگم صاحبہ | ضلع لاہور |
| ۲ | مرزا محمد اصغر بیگ صاحب | " |
| ۳ | محمود احمد صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۴ | ملک محمد صاحب | ریاست مالیرکوٹلہ |
| ۵ | بشیر احمد صاحب | ضلع شیخوپورہ |
| ۶ | امام بی بی صاحبہ | " |
| ۷ | برکت بی بی صاحبہ | " |
| ۸ | غلام احمد خان صاحب | ضلع منٹگمری |
| ۹ | خورشید عالم صاحب | فیض جھنگ |
| ۱۰ | نور بی بی صاحبہ | " |
| ۱۱ | غلام نبی صاحب ڈار | کشمیر |
| ۱۲ | رحمت اللہ صاحب | ضلع لدھیانہ |
| ۱۳ | میاں حبیب صاحب عرف پلیا | " |
| ۱۴ | میاں ولی محمد صاحب | " |
| ۱۵ | میاں علی بخش صاحب | " |
| ۱۶ | میاں توکل صاحب | " |
| ۱۷ | سید وحید احمد صاحب | راجپوتانہ |
| ۱۸ | بی بی رقیہ صاحبہ | صوبہ بہار |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۵۴ھ



# ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کا انتخاب

اگرچہ ان حلقوں اور ایسے اخبارات کی طرف سے جن کے مدنظر قومی۔ اور ملی مفاد کی بجائے ہر موقعہ پر ذاتی اغراض ہوتے ہیں۔ مخالفانہ آواز بلند ہوئی ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ علیگڑھ یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے عہدہ کے لئے ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کا انتخاب نہایت ہی موزوں و مناسب ہے۔ اور بحالات موجودہ اس سے بہتر انتخاب ممکن نہ تھا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف علی گڑھ یونیورسٹی کے خاص بہی خواہوں۔ اور بہت بڑے خدمت گزاروں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے نہ صرف یونیورسٹی میں نہایت ذمہ دارانہ عہدہ کے فرائض کا بار اپنے کندھوں پر رکھنے کے وقت بلکہ یونیورسٹی سے مجبوراً علیحدگی اختیار کر لینے کے زمانہ میں بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس قومی ادارہ کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ وہ قریباً چار سال یونیورسٹی کے معاملات سے علیحدہ رہے۔ اور اگرچہ نہایت افسوسناک حالات میں انہوں نے علیحدگی اختیار کی تھی۔ اور ایک ایسے خادم قوم کے لئے جس نے اپنی عمر کا بہترین حصہ۔ اور اپنی پوری قابلیت قوم کی خدمت گزاری میں صرف کر دی ہو۔ یہ بڑی حد تک دل شکن اور مایوس کن بات تھی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان حالات میں بھی کیرکٹر کی پختگی۔ اور قوم کی خیر خواہی کا پورا پورا ثبوت دیا۔ انہوں نے یہ زمانہ کامل خاموشی اور بے تعلقی کے ساتھ گزارا۔ تاکہ کسی کو یہ شبہ بھی نہ پیدا ہو۔ کہ وہ یونیورسٹی کے کاروبار میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور پھر جب یونیورسٹی کے متعلق انکی خدمات کی ضرورت لاحق ہوئی۔ تو وہ سابقہ حالات کو بالکل فراموش کر کے پھر تیار ہو گئے۔ یہ اسی محبت اور خیر خواہی کا نتیجہ ہے جو ڈاکٹر صاحب موصوف کے دل میں یونیورسٹی کے متعلق جاگزین ہے۔ اور جس کی وجہ سے یونیورسٹی کو ان کی ذات سے بہت کچھ فوائد حاصل ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔

یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے کہ کانگرسیوں کی ظاہرہ اور پوشیدہ یورش کی وجہ سے یونیورسٹی اب پھر اسی قسم کی مشکلات میں مبتلا ہوتی جا رہی تھی۔ جس قسم کی مشکلات سے وہ پہلے بھی دوچار ہو چکی ہے۔ عدم تعاون کے زمانہ میں کانگرس والوں نے بنارس یونیورسٹی کی طرف تو رخ بھی نہ کیا کیونکہ وہ ہندوؤں کی یونیورسٹی تھی۔ اور ہندو اتنے عاقبت نا اندیش نہیں ہیں۔ کہ کسی خیالی امید کی بنا پر بنا بنایا کام بگاڑ دیں۔ لیکن علی گڑھ یونیورسٹی چونکہ مسلمانوں کی تھی۔ اور ایسے مسلمان ہر وقت مل سکتے ہیں۔ جو اپنا گھر جلا کر دوسروں کو تماشا دکھاتے ہیں۔ اس لئے ان سے علیگڑھ پر حملہ کرا کر اسے بہت مشکلات میں ڈال دیا گیا۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ ذمہ دار اصحاب نے اس وقت انتہائی جدوجہد کے ساتھ حملہ کا اندفاع کیا۔ اور یونیورسٹی کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔ مگر حملہ آوروں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔

کہا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے پھر یونیورسٹی پر کانگرسیوں کی نظر عنایت مبذول ہو رہی تھی۔ اور ایسے حالات پیدا کئے جا رہے تھے جو مسلمانان ہند کی اس سب سے بڑی تعلیم گاہ کو ایسے راستہ پر ڈال دیتے۔ جس پر چلنا مسلمانوں کے لئے تباہ کن ہو سکتا تھا۔ ایسی صورت میں ضرورت تھی۔ کہ یونیورسٹی کا انتظام کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو۔ جو اعلےٰ قابلیت کے ساتھ ہی دلی ہمدردی بھی رکھتا ہو۔ اور یونیورسٹی کی کشتی کو گرداب بلا سے صحیح و سلامت پار لے جانے کے لئے بہترین جدوجہد کر سکے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلم یونیورسٹی کورٹ نے جس میں ہندوستان کے تمام حصوں کے لیڈر شریک ہوئے۔ کثرت آراء سے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو وائس چانسلر منتخب کیا۔ اور انتخاب کے اس نتیجہ پر بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔

اس انتخاب سے قبل ایک اخبار نے جو اپنے آپ کو مسلمانان ہند کا واحد نمائندہ۔ اور ان کی حقیقی آواز قرار دیتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ "اگر رائے عامہ ان کے خلاف ہے۔ اور یونیورسٹی کے طلبہ ان کے وائس چانسلر بنائے جانے کے مخالف ہیں۔ تو وہ خود بخود اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کر دیں۔ کیونکہ بالآخر وہی ہوگا۔ جو طلباء یونیورسٹی اور عامۃ المسلمین چاہتے ہیں"۔

اب مسلم یونیورسٹی کورٹ کے نتیجہ۔ اور یونیورسٹی کے طلباء پر اس کے اثرات سے ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے تقرر کو رائے عامہ کی تائید حاصل ہے۔ اور طلباء یونیورسٹی نے ان کے تقرر پر بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو ۱۱۷ - آراء میں سے بمقابلہ ۴۹ کے ۱۷ - آراء حاصل ہوئیں۔ اور یونیورسٹی کے طلباء کا جم غفیر جو اجلاس سے باہر کھڑا تھا۔ اس نے ڈاکٹر صاحب کا پرتپاک استقبال کیا۔

ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس اہم عہدہ کے لئے منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ساری قابلیت اور پوری توجہ یونیورسٹی کو ترقی دینے۔ اور ان نوجوانوں کی زندگیوں کو مفید اور کارآمد بنانے میں صرف کریں گے۔ جن سے قوم اور ملک کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔

# مسلمانوں کی قابل افسوس بےخبری

ہم اسے بھی خدا تعالےٰ کا خاص فضل سمجھتے ہیں کہ اس نے لوگوں کو ہمارا نگران مقرر کر دیا ہے۔ جس وقت کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ اسی وقت سے ہر شخص کی نظریں اس پر پڑنے لگتی ہیں۔ اور گو مخالفین اس کی عیب چینی کی فکر میں ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے اس شخص کی ذات کو یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کی طرف بہت زیادہ توجہ کرتا ہے۔ اور ہر قدم حزم و احتیاط کے ساتھ اٹھاتا ہے۔ اس طرح وہ روحانیت میں بڑھتا جاتا ہے۔

مخالفین ہماری نگرانی کا اس حد تک خیال رکھتے ہیں۔ کہ اگر کسی احمدی بچہ سے بھی کوئی معمولی سی غلطی سرزد ہو جائے۔ تو شور مچا دیتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے۔ اخبار "زمیندار" اور "احسان" نے جنہیں ۸ - کروڑ مسلمانان ہند کی آواز کہلانے کا دعوےٰ ہے۔ بڑے جلی عنوان کے ساتھ ایک دو احمدی لڑکوں کے متعلق لکھا تھا۔ کہ انہوں نے قادیان میں ایک احمدی کے مکان میں داخل ہو کر کچھ نقصان پہونچایا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ ہمارے اعمال کی سفید چادر پر معمولی سا دھبہ بھی ہمارے مخالفین کو فوراً نظر آ جاتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے مخالفین اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی احمدی کہلانے والا لڑکا بھی کسی نامطبوع فعل کا مرتکب ہو۔ گویا وہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر احمدی کی زندگی ایک اعلیٰ معیار کی زندگی ہونی چاہیئے اس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ لیکن ساتھ ہی افسوس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ وہ لوگ اپنی حالت سے بالکل بےخبر ہو چکے ہیں۔ اور جن لوگوں کو وہ اپنا ہم عقیدہ اور ہم خیال سمجھتے ہیں۔ ان کے اعمال کے متعلق بالکل بے حس نظر آتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کے عوام نہیں بلکہ علماء کہلانے والے۔ اپنے آپ کو دین کے ستون سمجھنے والے اور دینداری کے مدعی آئے دن نہایت ہی شرمناک افعال کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ایک حاجی صاحب کے متعلق چھپا تھا۔ کہ انہوں نے اپنی تعمیر کردہ ایک بڑی مسجد میں زنا کا ارتکاب کیا۔ اب اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ ایک نہ دو بلکہ اکٹھے سات حاجیوں کو جعلی ٹکٹ بنانے ۴ کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اسی طرح چند ہی روز ہوئے ایک حاجیہ عورت چوری کی ہوئی چاندی اپنے قبضہ میں رکھنے کی وجہ سے گرفتار ہو چکی ہے اس قسم کے واقعات سے مسلمان کچھ بھی سبق حاصل نہیں کرتے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ جب ان میں سے ان لوگوں کی یہ حالت ہے جنہیں دینداری اور تقوےٰ شعاری کا دعوےٰ ہے تو پھر عوام کو کون سیدھے راستہ پر چلا سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان لوگوں کا نامہ اعمال اس قدر سیاہ ہو چکا ہے۔ کہ انہیں اپنا کوئی بڑے سے بڑا عیب بھی دکھائی نہیں دیتا۔

# جمعیۃ الافاغنہ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ

## اخبار ”احسان“ کی افترا پردازیوں کے خلاف صدائے احتجاج

قادیان ۲۴ اپریل۔ کل ۲۳ اپریل بعد نماز عصر جمعیۃ الافاغنہ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کے لئے قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی اے نے صاحبزادہ محمد طیب صاحب خلف حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید کابل کا نام پیش کیا۔ جس کی تمام حاضرین نے تائید کی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی حافظ قدرت اللہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی نعمت اللہ خان صاحب عرف عجب گل نے ایک نظم پشتو زبان میں سنائی۔ پھر مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل نے لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے ثابت کیا۔ کہ آج کل کے مخالف علماء پر حدیث علماء ھم شر من تحت ادیم السماء چسپاں ہوتی ہے۔ اور چونکہ ”احسان“ کا مدیر و سر دبیر مرتضےٰ احمد خان بھی ایک ملا زادہ ہے اس لئے اس سے فتنہ و فساد کے سوا اور کچھ امید نہیں کی جا سکتی۔ مختصر سی تقریر کے بعد آپ نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو باتفاق رائے پاس ہوا۔

جمعیۃ الافاغنہ قادیان دارالامان کا یہ غیر معمولی اجلاس اخبار احسان لاہور مجریہ ۲۲ اپریل ۳۵ء کے بیان کو جو اس نے قادیان دارالامان کے مکین افغانوں کے متعلق شائع کیا ہے سر تا پا مفتریانہ۔ دل آزار۔ منافرت خیز اور اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے اخبار ”احسان“ کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے۔ نیز غیور افغانوں کو صبر کی تلقین کرتا ہے۔

اس کے بعد قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی۔ اے نے تقریر کی۔ اور حاضرین کو بتایا۔ کہ جب کبھی کوئی مصلح دنیا میں آتا ہے۔ اور اپنی جماعت قائم کرنا چاہتا ہے۔ یقیناً دنیا اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتی ہے۔ لیکن خدائی کاموں میں مخالفت ایک کھاد کا کام دیتی ہے۔ اور مخالفت کی موجودگی میں صداقت اپنا زور دکھاتی ہے۔ اگر کسی اور فرقہ کی جس میں صداقت نہ ہوتی۔ اتنی مخالفت کی جاتی۔ جو ہمارے خلاف کی جا رہی ہے۔ تو یقیناً وہ فرقہ اب تک ملیا میٹ ہو گیا ہوتا۔ احراری ۵۷ء کے باغیوں کی اولاد ہیں۔ وہ بزبان حال و قال حکومت کو شیطانی حکومت کہتے ہیں سو وہ جب ہر پہلو سے ناکام ہوئے۔ اور کسی صورت میں گورنمنٹ کو شکست نہ دے سکے۔ تو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف قدم اٹھایا۔ اور پٹھانوں کے جذبہ کو مشتعل کرنے کے لئے فرضی لیگ کی آڑ لے کر جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی ناکام سعی کرنے لگے ہیں۔

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاصد ہرمزان بادشاہ کے پاس گیا۔ اور اسے اسلامی اصول سے آگاہ کیا۔ تو ہرمزان نے کہا تم لوگ ڈاکو رہزن اور بھوک کے روٹی کے لئے ترسنے والے تھے۔ قاصد نے فرمایا بیشک درست ہے۔ مگر جب سے ہم نے ہادی برحق کی آواز سنی۔ ہم نے ان سب عیوب سے اپنے آپ کو پاک کر لیا ہے۔ ہم بھی اس قاصد کی طرح کہتے ہیں۔ کہ بے شک ہم بے جا جوش میں آ جانے والے تھے۔ مگر اب ہم چونکہ اس زمانے کے مسیح اور امن کے شہزادہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہمارے سارے جذبات اسلام کے ماتحت ہو گئے ہیں۔ قادیان میں ہم نہایت آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ بھائیوں کی طرح ہماری تکریم کی جاتی ہے۔ لہذا ہم حکومت کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اخبار ”احسان“ نے ہمارے برخلاف لکھا ہے۔ اس کا سد باب کیا جائے۔ تاکہ اس کے نتائج افسوس ناک ہوں۔

اس کے بعد آپ نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو باتفاق رائے پاس ہوا۔

”جمعیۃ الافاغنہ قادیان کا یہ اجلاس اس امر کے خلاف اظہار افسوس کرتا ہے۔ کہ اخبار احسان نے کچھ عرصہ سے ایک فرضی انجمن احمدیہ بیغام لیگ کی طرف سے قادیان میں رہائش رکھنے والے پٹھانوں کے متعلق غیر مناسب اشتعال انگیز اور پریشان کن مضامین شائع کرنے شروع کر رکھے ہیں۔ جس سے ”احسان“ کا مقصد یہ ہے۔ کہ قادیان کے پٹھانوں اور ان سے تعلق رکھنے والے دیگر علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو سلسلہ کے خلاف بدظن کر کے ایک فتنہ پیدا کرے۔ لہذا جمعیت افاغنہ کا یہ اجلاس ذمہ دار حکام کو اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ گورنمنٹ اس کے متعلق ضروری کارروائی کرے گی۔

اس کے بعد عبد الرحیم خان صاحب نے جو حبیب الرحمٰن المعروف خان کابلی کے والد ہیں۔ پشتو میں خان کابلی کے متعلق کہا۔ کہ اسے اخبار ”احسان“ نے منافرت پھیلانے اور جھوٹ بولنے کا آلہ کار بنایا ہوا ہے۔ میں نے اسے کئی بار نصیحت کی۔ کہ شرارتوں میں حصہ مت لو۔ مگر اس نے میری کوئی بات نہ مانی۔ بلکہ ایک دفعہ میرے ساتھ لڑ پڑا۔ میرے دو دانت توڑ دیئے۔ میں اس سے سخت ناراض ہوں۔ وہ آوارہ گرد ہے۔ میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک میں دیکھ کر بیعت کی تھی۔

اس کے بعد حبیب احمد صاحب (جس کے متعلق احسان نے لکھا ہے۔ کہ پنجابیوں نے اس کو بری طرح سے مارا۔) نے پشتو زبان میں کہا بے شک میری پچھلے سال ایک لڑکے کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی۔ لیکن در اصل اس میں میری غلطی تھی۔ مجھ پر کسی نے کوئی ظلم نہیں کیا۔ میں علی الاعلان اس خبر کی۔ جو احسان میں میرے متعلق شائع ہے تردید کرتا ہوں۔

اس کے بعد مولوی ولیداد خان صاحب نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو باتفاق آراء پاس ہوا۔

میں تجویز کرتا ہوں کہ آج کے جلسہ میں جو ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ ان کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حکام بالا اخبار احسان اور اخبارات سلسلہ کو بھیجی جائیں۔

اس کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے تقریر کی۔ جس میں بیان کیا۔ کہ میں غیر افغان بھائیوں کی طرف سے اس بارے میں ملامت کا ووٹ پیش کرتا ہوں۔ کہ احرار نے ہمارے پٹھان بھائیوں کی ہتک اور توہین کی ہے۔

# صدر احرار کی امرتسر میں بدزبانی

## زر طلبی میں ناکامی

امرتسر ۲۲ اپریل۔ آج مسجد خیر دین میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر احرار نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جب تک قادیان میں ہماری مسجد سکول اور جلسہ گاہ نہ ہوگی۔ اس وقت تک میاں محمود پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اگر تین سال تک مسلمان مجلس احرار کی مدد کریں۔ تو مرزائی تختہ دنیا سے نیست و نابود ہو جائیں۔ اگر مولوی عطاء اللہ بخاری قید بھی ہو جائے گا۔ تو بھی ہماری فتح ہو گی۔ اور اگر بری ہو جائیگا۔ تو بھی فتح ہماری ہو گی۔ مجھے تو ان کے قید ہونے پر بڑی خوشی ہے۔ حکومت کے خلاف ہماری گزشتہ تقریروں اور لیکچروں نے مسلمانوں پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ اب مسلمانوں کو پتہ لگ جائیگا کہ حکومت ہمارے خلاف کیا کچھ کرتی ہے۔

پھر کہا ہمارے پاس ایک ایک کوڑی کا حساب ہے۔ اور اگر ہم حساب نہیں دکھلاتے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمارے پاس حساب نہیں ہے۔ ہم نے جو گھر کو اجاڑا۔ بال بچوں کو چھوڑا۔ دنیا برباد کر لی۔ تو کیا ہم اب عاقبت کو بھی برباد کر لیں سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا جہاں ہم میاں محمود کے دشمن ہیں۔ وہاں ہم اس کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ دیکھو اس نے اپنی اس جماعت کو جو کہ ہندوستان میں ایک تنکے کی مانند ہے۔ کہا کہ مجھے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ چاہیئے۔ جماعت نے ایک لاکھ دے دیا۔ اس کے بعد گیارہ ہزار کا مطالبہ کیا۔ تو اسے دگنا تگنا دے دیا۔ آخر میں کہا۔ گورنمنٹ کان کھول کر سن لے کہ جب تک مسلمان کا ایک بچہ بھی زندہ ہے۔ وہ یہ جرم کرتے رہیں گے جو مولوی عطاء اللہ نے کیا ہے۔ اس کے بعد نہایت گندے اور ناپاک الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق استعمال کئے۔ اور اعلان کیا۔ کہ چونکہ انہی الفاظ پر مولوی عطاء اللہ شاہ پر مقدمہ چلا ہے۔ اس لئے میں استعمال کر رہا ہوں۔ اسی سلسلہ میں کہا۔ قادیان میں جائیداد خریدو۔ اور مرزائیوں کو وہاں سے نکال دو۔ ہمیں قادیان میں کانفرنس کرنے کے لئے ۵ کنال زمین چاہیئے۔ ہماری اسلام کی جنگ نہیں ہے۔ بلکہ روپے کی جنگ ہے۔ قادیان میں ہمارے جو مولوی رہتے ہیں۔

# رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے خلاف ایک اعتراض کا جواب

## بعض مفسرین کی تفسیر آرائی

اس میں شک نہیں۔ کہ بعض مفسرین نے آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الآیۃ کے شان نزول میں یہ روایت ذکر کی ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کی ایک مجلس میں سورہ نجم کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ آیت افرأیتم اللات والعزیٰ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ پر پہونچے تو نعوذ باللہ شیطان نے آپ کی زبان پر ان بتوں کی تعریف ان الفاظ میں جاری کی۔ کہ تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ۔ جس سے کفار قریش بہت خوش ہوئے اور بعض روایات میں آیا ہے۔ کہ مسلمانوں اور مشرکوں نے اسوقت سجدہ کیا۔ پھر جب جبرائیل علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی۔ کہ یہ تو شیطان نے آپ کی زبان پر جاری کیا تھا۔ تو آپ کو بہت غم ہوا۔ اور آپ کی تسلی کے لئے آیت وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی اُتری

## محققین کی تحقیق

مگر اس روایت کو اکثر محققین نے غلط قرار دیا ہے۔ چنانچہ قاضی عیاض نے لکھا ہے واما ما یرویہ الاخباریون والمفسرون ان سبب ذالک ما جری علے لسان رسول اللہ من الثناء علی الھۃ المشرکین فی سورۃ النجم فباطل لایصح فیہ شیء من جھۃ النقل ولا من جھۃ العقل لان مدح الہ غیر اللہ کفر ولا یصح نسبۃ ذالک الی لسان رسول اللہ ولا ان یقولہ الشیطان علے لسانہ ولا یصح تسلیط الشیطان علی ذالک" (نووی شرح مسلم جلد اصفحہ ۱۱۵)

یعنی تاریخدانوں اور مفسرین نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ اس کا سبب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سورہ نجم کو پڑھتے ہوئے آپ کی زبان پر مشرکوں کے معبودوں کی ثنا و تعریف کا جاری ہونا ہے۔ یہ بالکل لغو بات ہے۔ اور نقل و عقل کے لحاظ سے بالکل درست نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی معبود کی مدح کرنا کفر ہے۔ اور اس کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک کی طرف کرنا درست نہیں ہے اور نہ یہ کہ شیطان آپ کی زبان پر کوئی بات جاری کرے۔

## آیت کے سیاق وسباق سے استدلال

اس امر کی تائید مندرجہ ذیل امور سے بھی ہوتی ہے:۔

سورہ نجم خود اس قصہ کو باطل ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ اس سورت کے ابتدا میں ہی خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی یہ کلام جو اس بندہ سے کی جاتی ہے۔ وہ وحی الٰہی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے فیصلہ دے دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نطق وحی الٰہی ہے۔ تو پھر اس صورت میں چند آیتوں کے بعد ہی یہ تسلیم کر لینا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ایسا کلام بھی صادر ہوا تھا۔ جو شیطانی وحی تھی۔ اور جب تک آپ کو حضرت جبرائیل نے نہ بتایا۔ آپ کو اس کا علم نہ ہوا اس آیت کے سیاق وسباق کے بالکل خلاف ہے۔

## بلاغت قرآن پر اعتراض

اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطانی وحی۔ اور الٰہی وحی میں خود تمیز نہ فرما سکے۔ تو اس سے بلاغت قرآن پر بھی اعتراض پڑتا ہے کہ شیطانی کلام بھی اپنی بلاغت و فصاحت اور ہر رنگ میں بالکل وحی الٰہی کے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم نہ ہو سکا۔ کہ وحی الٰہی نہیں۔ بلکہ شیطانی القا ہے۔

## سجدہ کا کونسا موقعہ تھا

اس سورت میں شرک کی خاص طور پر تردید کی گئی ہے۔ پس بتوں کی مذمت بیان کرتے ہوئے درمیان میں ان کی تعریف کر دینا ہنسی کا موقعہ تو ہو سکتا تھا۔ سجدہ کا موقعہ کیا تھا۔ کفار کہہ سکتے تھے۔ کہ ابھی تو بتوں کی مذمت کر رہے تھے اور ابھی ہمارے معبودوں کی تعریف کرنے لگ گئے۔

## روایت وضعی ہے

یہ واقعہ ایک عام مجمع میں ہوا۔ لیکن صحابہ میں سے سوائے ابن عباسؓ کے اور کسی کی طرف یہ روایت منسوب نہیں کی گئی۔ سورہ نجم مکی ہے۔ اور ابن عباس رض نہ معلوم اس وقت پیدا بھی ہوئے تھے۔ یا نہیں۔ اگر ہجرت کے بالکل قریب کا یہ واقعہ مانا جائے۔ تو بھی ابن عباس کی عمر اس وقت زیادہ سے زیادہ تین چار سال کی ہوگی۔ اس لئے اس قصہ کا بتانے والا تاریخ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی واقف نہیں تھا۔

جب یہ واقعہ ایک عام مجلس میں ہوا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ اکابر صحابہؓ اس کو روایت کرتے۔ مگر کسی کا اسے روایت نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ یہ روایت ایک وضعی روایت ہے۔

اگر اس روایت کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مدت تک اپنی صداقت میں بھی شبہ رہا ہو۔ کیونکہ سورہ حج کی جس آیت کا اسے شان نزول قرار دیا گیا ہے۔ اس میں تمام انبیاء اور رسولوں کی مثال دے کر بیان فرمایا ہے۔ کہ یہ تو سب کے ساتھ ہوتا رہا۔ اس لئے آپ کو بھی اپنی صداقت کے متعلق شبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی اس پر غم کرنے کی حاجت۔ سورہ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور سورہ حج مدنی ہے۔ اگرچہ بعض نے اس سورت کے بعض حصص کو مکی قرار دیا ہے لیکن اس سورت کے مضامین سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مدنی ہے۔ اور آیت زیر بحث سے پہلی اور اگلی آیات بھی اسے مدنی ثابت کرتی ہیں چنانچہ ان آیات کے بعد والذین ھاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا آیت ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ آیات ہجرت کے بعد نازل ہوئی تھیں۔

## صحاح ستہ میں ذکر

کتب صحاح میں سورہ نجم کے پڑھنے کے وقت اس امر کا ذکر تو آیا ہے۔ کہ مشرکوں اور مسلمانوں نے سجدہ کیا۔ لیکن تلک الغرانیق العلیٰ کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ پس امام بخاری وغیرہ کا فرض سجدہ کا ذکر کرنا۔ اور ان فقرات کا ذکر نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ یہ قصہ ان کے نزدیک بے سروپا۔ اور محض غلط تھا۔ اور مشرکوں۔ اور مسلمانوں کا سجدہ کرنا خدا کے لئے تو ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مشرک بھی خدا تعالےٰ کو مانتے ہیں لیکن مسلمانوں کا معبودان باطلہ کی تعریف کرنے پر سجدہ کرنا کوئی عقلمند ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ نیز سورہ نجم کی لفظی ترکیب۔ اور اس کی معنوی خوبیاں ایسی تھیں۔ جو اس وقت کے ادباء اور فصحاء پر ایسا اثر کر گئیں۔ کہ انہیں مجبوراً سجدہ میں گرنا پڑا۔ جیسا کہ فرزدق نے لبید بن ربیعہ کے مندرجہ ذیل شعر کی ادبی خوبیوں کی وجہ سے سجدہ کیا تھا۔ اور وہ شعر یہ ہے۔

وجلا السیول عن الطلول کانھا
زبر تجد متونھا اقلامھا

جب فرزدق نے اس شعر پر سجدہ کیا۔ اور کسی نے اس پر اعتراض کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ آپ قرآن کے سجدات کو خوب جانتے ہیں وانا اعلم بسجدات الشعر اور میں جانتا ہوں۔ کہ کونسا شعر ایسا ہے۔ کہ اس پر سجدہ کرنا چاہیئے۔ پس سورہ کے اختتام پر مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکوں کا سجدہ کرنا اس سورۃ کی ادبی لفظی و معنوی خوبیوں کو مدنظر رکھ کر بعید از عقل نہیں ہے۔

## علامہ ابن حجر کی تصریح

علامہ ابن حجر نے اس امر کی تصریح کی ہے۔ کہ متصل سند سوائے دو طریقوں کے کوئی نہیں آئی۔ ایک طریق میں تو کلبی آتا ہے اور دوسرے میں واقدی۔ آخری راوی ابن عباس رض ہے۔ وہ کلبی کے متعلق خود لکھتے ہیں کہ وہ متروک۔ اور ناقابل اعتماد ہے۔ اور واقدی کا بھی تقریباً یہی حال ہے۔ اور پھر بقیہ سندوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے اکثر ان میں سے ضعیف اور کمزور ہیں۔ اور جن تین کو انہوں نے علے شرط الصحیح مانا ہے۔ وہ مرسل ہے۔ متصل نہیں۔ اور اس میں اختلاف ہے۔ کہ آیا ایسی مرسل قبول ہوگی یا نہیں۔

الغرض ان سب باتوں کو ذکر کر کے علامہ ابن حجر لکھتے ہیں۔ کہ اس روایت کے مختلف مخارج اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ اس کا کچھ اصل ہے۔ اور پھر لکھتے ہیں:۔

واذا تقرر ذالک تعین تاویل ما وقع فیھا مما یستنکر وھو قولہ القی الشیطان علی لسانہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی فان ذالک لا یجوز حملہ علی ظاھرہ لانہ یستحیل علیہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یزید فی القرآن عمدا مالیس منہ وکذا سھوا اذا کان مغایرا لما جاء بہ من التوحید لمکان عصمۃ "

یعنی جب یہ ثابت ہوگیا۔ تو اس قول یعنی القی الشیطان علی لسانہ کی جو ایک مستنکر قول ہے لازمی طور پر تاویل ہونی چاہئے کیونکہ اس کا ظاہر پر حمل کرنا قطعاً جائز نہیں۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عمداً قرآن کریم میں ایسی کلام زائد کریں جو قرآن میں سے نہیں۔ اسی طرح آپ معصوم ہونے کی وجہ سے توحید کے مغایر قرآن میں کوئی بات سہواً بھی داخل نہیں کر سکتے۔ پھر انہوں نے اس کا جو علماء نے مختلف تاویلیں کی تھیں۔ ذکر کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ آپ کو اونگھ آگئی۔ اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے۔ اور جب آپ کو اس کا علم ہوا۔ اللہ تعالے نے اپنی آیات کو محکم کر دیا۔ اسی طرح اور تاویلیں بیان کی ہیں۔ جن کی خود بعض علما نے مخالفت کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ تاویلیں درست نہیں ہیں۔ اور سب سے احسن تاویل یہ ذکر کی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیت کے بعد خاموش ہوئے تھے۔ تو ایک سکتہ میں شیطان نے جو اسی تاک میں تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح یہ کلمات پڑھ دیئے۔ جو قریب تھے انہوں نے سُنے۔ اور ان کی اشاعت کر دی۔

## غلط تاویل

حالانکہ یہ تاویل خود ان روایتوں کے خلاف ہے۔ جو اس ضمن میں مروی ہیں۔ کیونکہ ان میں تو آتا ہے۔ کہ مشرکوں اور مسلمانوں نے سجدہ کیا اور مشرک بڑے خوش ہوئے۔ پس علامہ ابن حجر نے یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ ظاہری الفاظ میں تو یہ روایت قطعاً قابل اعتبار نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کے خلاف پڑتی ہے۔ اور سند کے لحاظ سے بھی تمام متصل طریقوں کو مجروح قرار دیا ہے۔ اور ایک دو مرسل طریقوں کو صحیح قرار دیکر اس کی جو تاویلیں بیان کی ہیں وہ سب ضعیف اور ناقابل التفات ہیں۔ اس لئے قاضی عیاض وغیرہ نے جو اس روایت کے موضوع ہونے کے متعلق لکھا ہے وہ بالکل درست ہے۔

## آیت کا صحیح مطلب

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ حدیث صحیح نہیں۔ تو پھر اس آیت کے اصل معنے کیا ہیں سو اس آیت کے صحیح معنے معلوم کرنے کے لئے میں ایک اصل بتاتا ہوں۔ جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی آیت کی تفسیر کرتے وقت اس کے سیاق و سباق پر غور کرنا چاہئے۔ اور اس اصل کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ کیونکہ قرآن مجید موتیوں کی پروئی ہوئی لڑی کی طرح ہے۔ اور جو دعویٰ کرتا ہے۔ اس کی دلیل بھی دیتا ہے۔ اس اصل کو اگر کوئی شخص مدنظر رکھے۔ تو اُسے بہت سی آیتوں کی صحیح تفسیر معلوم کرنے میں مدد ملیگی حضرت موسےٰ کے قتل کرنے کا واقعہ سورۃ قصص میں سے دیکھئے۔ پہلے ایک تمہید نظر آئیگی ولما بلغ اشدہ اتیناہ حکما وعلما وکذالک نجزی المحسنین۔ یہ ایک دعویٰ تھا۔ اس کے ثبوت میں واقعہ قتل کو پیش کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ گناہ نہ تھا۔ اسی طرح سورۂ یوسف میں ولقد ھمت بہ وھم بھا سے پہلے یہی تمہید نظر آئیگی۔ اور اس کے ثبوت میں اللہ تعالے نے وراودتہ التی ھو فی بیتھا کو پیش کیا ہے۔ اسی طرح یہاں اللہ تعالے فرماتا ہے قل یایھا الناس انما انا لکم نذیر مبین فالذین امنوا وعملوا الصلحت لھم مغفرۃ ورزق کریم والذین سعوا فی ایٰتنا معجزین اولئک اصحاب الجحیم۔ ان میں یہ دعوےٰ کیا ہے کہ مومنوں کو خدا تعالےٰ کی طرف سے مغفرت حاصل ہوگی۔ ان کی کمزوریوں کو ڈھانپ دیا جائیگا۔ اور انہیں رزق کریم عطا ہوگا۔ اور جو لوگ ہمارے نشانات اور پیشگوئیوں کو باطل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ ہم پر سبقت لے جائینگے۔ اور عاجز ثابت کر دینگے۔ یا انہیں یہ خیال ہے۔ کہ ہم ان کے پکڑنے اور عذاب دینے سے عاجز ہیں۔ ایسے لوگ دوزخ میں جائینگے۔ اس کے ثبوت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ واللہ علیم حکیم

## انبیاءؑ کا اپنے ارادوں میں کامیاب ہونا

یہ بات کہ دشمن مخالفت کیا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدے پورے نہ ہوں۔ اور اہل حق کو نیچا دکھائیں۔ لیکن مومن ہی غالب آیا کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ گذشتہ انبیاء اور رسولوں کے حالات پر غور کرو۔ تم دیکھو گے۔ کہ ہم نے تم سے پہلے کسی رسول اور نبی کو نہیں بھیجا۔ مگر جب بھی اس نے اپنے مقصود کو پورا کرنے کی خواہش کی۔ (الامنیۃ البغیۃ ومایتمنی) تو شیطان نے اس مقصد کو پورا کرنے کے رستہ میں روکیں ڈالیں اور پورے زور سے مخالفت کی۔ (القی فیہ الشیئ وضعہ) یعنی اسکے مقصود کے رستہ میں قسم قسم کی روکاوٹیں پیدا کر دیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔ اور ایک جگہ فرمایا۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین وکفی بربک ھادیا ونصیرا۔ پس شیطانی گروہ کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا رہا۔ کیا وہ کبھی کامیاب ہوا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطٰن اللہ تعالیٰ شیطان کی تمام روکوں کو ان کے رستہ سے دور کر دیتا ہے۔ اور مٹا دیتا ہے پھر اپنی آیات کا محکم ہونا ثابت کرتا ہے یعنی خدا تعالےٰ نے جو وعدے اپنے رسول اور نبی کو غلبہ اور فتح اور مخالفوں کی شکست کھانیکے دیئے ہوئے ہیں۔ وہ منصہ شہود پر آجاتے ہیں۔ آگے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لیجعل ما یلقی الشیطان فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم وان الظالمین لفی شقاق بعید۔ ولیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربک فیؤمنوا بہ فتخبت لہ قلوبھم وان اللہ لھاد الذین امنوا الی صراط مستقیم۔ پہلی آیت میں یہ بتایا تھا۔ کہ شیطان اپنے دعویٰ میں ذلیل اور ناکام ہوتا ہے۔ اور اس کی تمام تدابیر اور منصوبے جو وہ انبیاء اور انکی جماعت کے خلاف کرتا ہے۔ الٹ کر اسی پر پڑتے ہیں اس میں فائدہ یہ ہے۔ کہ تا نیک لوگ ممیز ہو جائیں اور جن کا باطن ظاہر کے موافق نہیں۔ اور ان کے اندر شرارتیں اور کینہ وغیرہ مخفی ہے۔ وہ ظاہر ہو جائیں۔ اور ان کی شرارتوں کو مٹاتا اس لئے ہے۔ تا مومنوں کے لئے وہ ایک نشانِ صداقت بن جائے۔

## باطل پرستوں کو شکست

اگر شیطان کا سر کچلا نہ جاتا۔ تو حق مشتبہ ہو جاتا۔ چنانچہ غزوۂ احزاب کے وقت جب شیطانی گروہ دس ہزار کی تعداد میں مدینہ پر چڑھ کر آیا۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا کہ منافق اور جن کے باطن میں شرارت اور کینہ اور بزدلی کی بیماری موجود تھی۔ وہ کفار کے لاؤ لشکر اور جمعیت کو دیکھکر آشکارا ہوگئی۔ اور وہ شیطانی قوت اور تدبیر کو دیکھکر کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے تو ہمیں جھوٹا وعدہ دیا تھا۔ لیکن مومنوں نے اس وقت کہا ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایمانا وتسلیما من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔ کہ اس کا تو ہمیں خدا اور اس کے رسول نے پہلے سے وعدہ دیا تھا۔ کہ ایسا ہوگا۔ اور وہ وعدہ یہ تھا۔ کہ جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب۔ چنانچہ ان کے بھاگ جانے سے وہ خدا کا وعدہ پورا ہوگیا۔ غرضیکہ شیطانی منصوبے اور تدابیر کو خدا تعالےٰ باطل اور بے کار ثابت کرکے حق کو غلبہ دیتا ہے۔ اور مومن غالب آتے اور کفار ہمیشہ ہی نبی کے مقابل میں شکست کھاتے رہے ہیں۔ پس یہ مفہوم ہے اس آیت کا جسے اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے پہلے جو دعویٰ موجود تھا۔ اس کے ثبوت میں پیش کیا ؛

(خاکسار جلال الدین شمس)

## ایک غریب دوست کی درخواست برائے اخبار

میں ایک غریب شخص ہوں اور اخبار الفضل کا بیحد شائق۔ کوئی ذی ثروت صاحب میرے نام اخبار جاری فرماکر عند اللہ ماجور ہوں میں انشاء اللہ غیر احمدی احباب کو اس کے ذریعہ ہمیشہ تبلیغ کرتا رہونگا۔ جس کا ثواب اخبار جاری کرانیوالے دوست کو ہوگا۔ خاکسار اللہ دتا احمدی۔

## حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف مخالفین کا عبرتناک رویہ

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر نبی کے زمانہ میں ان لوگوں نے جن کی طرف وہ مبعوث کیا گیا۔ مخالفت کی۔ استہزاء اور ٹھٹھا کیا۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسےٰؑ۔ حضرت عیسےٰؑ سب کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا۔ اور سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس سلوک سے مستثنےٰ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ مجھ سے پہلے نبیوں کو دکھ دیا گیا۔ اور مجھے سب سے زیادہ دکھ دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان لوگوں کی یہ حالت ہے۔ یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونھا (نحل) کہ یہ لوگ ہمارے اس رسول کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کی طرف سے ہے اور اللہ کی نعمت ہے۔ مگر پھر انکار کرتے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے منکروں کے متعلق بھی آتا ہے۔ وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلماً وعلواً کہ جن نشانات کو لیکر حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے تھے۔ ان کا انکار کر دیا گیا۔ مگر یہ انکار محض اس لئے کر دیا گیا۔ کہ ان لوگوں کی عادت میں ظلم کرنا داخل ہو چکا تھا۔ اور اپنے آپکو سطح انسانی سے بہت بالا خیال کرتے تھے۔ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجا۔ مگر وہی لوگ جن کی تائید و نصرت اور ترقی کے لئے آپ خاص طور پر مبعوث ہوئے۔ وہی آپ کے مخالف بن بیٹھے۔ ہر طرح کی تذلیل و تحقیر کے سامان آپ کے لئے جمع کرنے لگے اور مخالفت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ کوئی بات ایسی نہیں۔ کہ انبیاء کے مخالفین میں پائی جاتی ہو۔ اور یہ لوگ اس سے محروم ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہود کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف یہ طریق تھا۔ کہ مشرکین کی تعریف کرتے۔ اور مسلمانوں کے مقابلہ میں مذہباً انہیں اچھا قرار دیتے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں بطور حکایت عن الواقعہ فرماتا ہے ویقولون ھؤلاء اھدیٰ من الذین اٰمنوا سبیلا۔ حالانکہ مشرکین علاوہ شرک ایسے گند میں مبتلا ہونے کے یہود کے مذہب کے بھی سخت مخالف تھے اور مسلمان موحد اور انبیاء کو ماننے والے تھے۔ مگر پھر بھی یہود کا یہی طریق تھا۔ کہ مشرکین کی مدح و ثنا اور مسلمانوں کی مذمت کرتے تھے۔ آج بھی مسلمان کہلانے والوں میں سے ایک گروہ کا یہی حال ہے کہ امام زمانہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے متبعین کے خلاف یہ آواز اٹھاتے ہیں۔ اور بر سر عام یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ مرزائی (احمدی) ہونے سے آریہ عیسائی اور دھریہ ہونا اچھا ہے۔ (اعاذنا اللہ من ھذہ الھفوات) ان نام کے مسلمانوں کا اس حالت کو پہنچنا ضروری تھا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لتتبعن سنن من قبلکم کہ اے مسلمانوں تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی اتباع کرو گے صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ ہم یہود اور نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ فمن اور یہ نقشہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھینچا تھا۔ وہ آج ان لوگوں پر بالکل پورا اتر رہا ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کی مخالفت میں انسانیت اور شرافت کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ چونکہ ان کی حالت یہود کے بالکل مشابہ ہو چکی ہے۔ اس لئے ضرور تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح بھی آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مردم نااہل گویندم کہ چوں عیسےٰ شدی ✤ بشنوا ازمن ایں جواب شاں کہ اے قوم حسود
چوں شما را شد یہود اندر کتاب پاک نام ✤ پس خدا عیسےٰ مرا کرد است از بہر یہود

قمر الدین

## بنارس جانے والے احمدی دوستوں کے لئے اعلان

بنارس تشریف لانے والے احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب کے پاس نہ ٹھہرا کریں۔ کیونکہ مولوی صاحب طالب علم ہیں۔ اور بے حد معروف الاوقات۔ ان کی تعلیم کا حرج ہوتا ہے۔ اور احباب کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب ان کی خدمت کے لئے وقت نہیں نکال سکتے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بجائے مولوی صاحب کے باقی جماعت کے دوستوں کے ہاں ٹھہریں۔ جو کہ بنارس کے ہی باشندے ہیں۔ خاکسار محمد صابر۔ بریلوی۔ از بنارس ✤

## تحریک جدید کے ماتحت تربیت اطفال

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ سے ایک مطالبہ یہ کیا ہے۔ کہ اپنے بچوں کو قادیان میں تعلیم کے لئے بھیجا جائے۔ جو بچے اس تحریک کے ماتحت بھیجے جائیں گے۔ ان کے متعلق حسب ذیل امور حضور نے مجلس مشاورت میں بیان فرمائے:

(۱) ایسے بچوں کے لئے کسی علیحدہ سکول کا انتظام نہیں ہوگا۔ بلکہ علیحدہ بورڈنگ کا انتظام ہوگا

(۲) فی الحال ایسے بچوں کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی پانچویں جماعت یا اس سے اوپر کی کسی جماعت میں تعلیم حاصل کر سکتے ہوں۔

(۳) بورڈنگ میں سب لڑکوں کے لئے رہائش خوراک اور لباس کا ایک ہی معیار ہوگا۔

(۴) اگرچہ مذہبی تعلیم پر زیادہ زور دیا جائے گا۔ لیکن دنیوی تعلیم کی ترقی کے لئے بھی کوشش کی جائے گی۔ قرآن کریم۔ حدیث شریف سلسلہ کی کتب سے زیادہ واقف کیا جائے گا۔ بڑے لڑکوں کو صلوٰۃ تہجد کا بھی پابند بنایا جائے گا ✤

(۵) ایسے سپرنٹنڈنٹ کا انتخاب کیا جائے گا۔ جس کے متعلق یہ امید ہو کہ بچوں کے لئے بمنزلہ ماں باپ ہوگا۔ کھانے کے وقت ورزش کے وقت وہ ان کے ساتھ رہے گا۔

(۶) کسی بچے سے قصور سرزد ہونے پر اس کے لئے سزا لڑکے خود ہی تجویز کیا کریں گے۔

(۷) والدین اپنے بچوں کو اس انتظام کے ماتحت دینے کے لئے تحریری طور پر اقرار کریں۔ کہ (۱) فلاں بچہ تحریک جدید کے سپرد کیا گیا ہے (۲) بچے کی تربیت کے متعلق دفتر کو کلی اختیار حاصل ہوگا مجھے اس میں دخل اندازی کا کوئی حق نہ ہوگا۔ نہ کھانے کے متعلق نہ لباس اور رہائش کے متعلق (۳) مجھے براہ راست اس کی تربیت کے متعلق سپرنٹنڈنٹ کو کسی امر کے لکھنے کا حق نہ ہوگا ✤

احباب بہت جلد اپنے بچوں کو اس انتظام کے ماتحت قادیان روانہ کریں ✤ انچارج تحریک جدید

## جوہر خاکی

وہی ہے جوہر خاکی کہ جس میں خاکساری ہو ✤ تواضع حلم شفقت انکساری بردباری ہو
کسی محفل کا ممبر ہو کہ صدر چارپاری ہو ✤ کوئی صوفی ہو یا مفتی کوئی حافظ ہو قاری ہو
ریاضت زہد و تقوےٰ اور آئین شجاعت میں ✤ اویسی۔ بایزیدی۔ بوذری ہو ذوالفقاری ہو
گرفتار بلا کو دیکھتے ہی یوں پگھل جائے ✤ کہ دلمیں درد اشک آنکھوں میں اک بے اختیاری ہو
محبت لازمی ہو اور عداوت اختیاری ہو ✤ غرض ہر نقل و حرکت ہر ادا اک پیاری ہو
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے ✤ اگرچہ جبہ و دستار و پیراہن سے عاری ہو

حسن جس میں نہوں یہ خوبیاں فطرت کا دشمن ہے
سمرقندی ہو تاتاری ہو۔ بلخی یا بخاری ہو

حسن رہتاسی

# عطاء اللہ شاہ بخاری اور رنڈیاں

حال میں مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے لکھنؤ میں تقریریں کیں۔ ان میں جماعت احمدیہ کے علاوہ شیعہ اصحاب کے خلاف بھی بہت کچھ زہر افشانی کی۔ اور اس بات کی بھی کوئی پروا نہ کی۔ کہ احرار کے جنرل سکرٹری مولوی مظہر علی صاحب اظہر بھی شیعہ ہیں۔ شیعہ معاصر "اسد" لکھنؤ نے بخاری صاحب کے متعلق مندرجہ بالا عنوان سے حسب ذیل ایڈیٹوریل لکھا ہے۔

کانگریس خلافت کمیٹی۔ یونٹی بورڈ اور جمعیت العلماء دہلی کے رکن خصوصی اور مبلغ عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کو عزاداری امام حسین سے جو عداوت و دشمنی ہے۔ وہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں۔ ایک عرصہ سے اپنے سیاسی نظریات کی تبلیغ کے ساتھ یہ فرض قرار دے لیا ہے کہ اپنی ہر تقریر میں شیعوں اور عزاداری پر جہاں تک ممکن ہو سکے حملے کریں۔ اور اب کی انہیں سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انجمن تحفظ ملت کو جو مولوی عبدالشکور کی ساختہ و پرداختہ جماعت ہے۔ اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ عشرہ کے زمانہ میں آپ کو لکھنؤ بلوا کر شیعوں اور عزاداری کے خلاف آپ کو دل کھول کر زبان درازی کا موقع دے۔ اور ان کی اس طعن و تشنیع سے اپنے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔ ۱۰ اپریل کو آپ نے لکھنؤ آکر انجمن تحفظ ملت کے زیر اہتمام جو جلسے ہوئے تھے۔ اس میں نہ صرف قادیانیوں ہی کو برا بھلا کہا۔ بلکہ رسوم محرم اور شیعوں کے خلاف بھی بہت سخت الفاظ استعمال فرمائے۔ پوری تقریر گو مقامی اخبارات میں شائع نہیں ہوئی ہے اور نہ ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ ان کی زبان درازیاں شیعوں اور قادیانیوں کے خلاف تھیں۔ اور مولوی صاحب موصوف کا تعلق سواد اعظم سے تھا پھر بھی جتنی تقریر شائع ہوئی ہے۔ وہ اس کا پتہ دیتی ہے کہ آپ نے مراسم محرم کے خلاف بہت کچھ زہر اگلا اور یہ فرمایا کہ "اس میں بجائے غمی اور ماتم کے جشن و مسرت کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ شرمناک یہ ہے کہ رنڈیاں سوزخوانی کرتی ہیں۔" ملاحظہ ہو حقیقت۔ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۵ء۔ مولوی صاحب موصوف سے کون پوچھے کہ حضور والا اگر رسم محرم میں بجائے غمی اور ماتم کے جشن و مسرت کے آثار نظر آتے ہیں۔ تو اس پر اگر ماتم داران حسین مظلوم رنج و شکایت کریں تو بجا ہے۔ لیکن جناب کو اس پر افسوس و شکایت کا کیا موقع ہے کیونکہ آپ کے پیشوا شیخ عبدالقادر جیلانی کا یہ ارشاد ہے کہ "ایک گروہ نے عاشورہ کے روزہ پر اور اس تاریخ عظیم کی تعظیم پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا کہ آج حضرت حسین ع کے قتل کا دن ہے پس کیسے جائز ہے کہ آج کی تاریخ جو حزن عام اور غم و ماتم کا دن ہونا چاہیئے۔ تم اسے خوشی و مسرت کا دن قرار دے رہے ہو۔ اور اس روز لوگوں کو توسیع نفقہ اور خیر و خیرات کا حکم دے رہے ہو۔ جس کو حضرت حسین ع کے واقعہ شہادت سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور اس کا کہنے والا صحیح نہیں کہتا (ملاحظہ ہو عاشورہ نمبر النجم لکھنؤ) اب فرمایئے کہ آپ کے ان امام صاحب کا حکم آپ کی جماعت کے لئے واجب الاتباع ہے۔ جن کو النجم بھی اکابر امت اور پیشوائے اہل سنت کے نام سے یاد کرتا ہے یا آنجناب کا ارشاد۔

رہا یہ سوال کہ رنڈیاں کیوں سوزخوانی کرتی ہیں۔ یا آپ کا یہ ارشاد جیسا کہ ہم کو رپورٹ ملی ہے۔ کہ یہ ناپاک طبقہ حضرت زینب کا کیونکر نام لے سکتا ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم جناب مولوی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہیجڑے کیوں کلمہ پڑھتے ہیں رنڈیاں میلاد کیوں کرتی ہیں۔ قوالی کی روح رواں کیوں بنتی ہیں۔ اور محمل شریف کی زیارت سے کیوں اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک کرتی ہیں۔ رنڈیاں تو رنڈیاں مولوی صاحب کے اس عقیدہ کے مطابق کہ الصلوٰۃ خلف کل بر و فاجر انہی رنڈیوں کے بھائیوں سارنگی بجانیوالوں تک کو جب اس کا حق حاصل ہے کہ وہ آپ کے یہاں کی نماز کی امامت کر سکیں۔ پھر اگر ان کی برادری کی ایک بہن اپنے گھر میں کسی وقت سوز یا نوحہ پڑھ لیتی ہے تو وہ اسلام کے لئے کیا شرمناک ہے۔ کیا ہیجڑے قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ کیا "جان بیٹیا خلافت پہ دے دو" کا نوحہ پڑھنا رنڈیوں کے لئے جائز اور امام حسین ع کا نوحہ پڑھنا ناجائز ہے۔ قوالی میں تان لگانا اور شیوخ کا گردن ہلانا اور حال و قال کی محفل کا گرم ہونا۔ تو جائز لیکن سوز پڑھنا ناجائز۔ شاید اس لئے کہ بقول امام غزالی "واعظ ہو یا کوئی اور اس کے لئے حضرت حسین ع کی شہادت کے واقعات بیان کرنا ناروا ہیں۔ اسی طرح صحابہ میں جو باہمی متنازعہ واقعہ ہوا۔ اس کا بیان کرنا بھی درست نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں صحابہ کے ساتھ کینہ پیدا کرتی ہیں۔" (ملاحظہ ہو النجم عاشورہ نمبر) جناب مولوی صاحب کہیئے اور صاف کہیئے کہ ہم ان باتوں پر کسی اصلاح کی غرض سے معترض نہیں ہیں۔ بلکہ تضحیک مجالس و ماتم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر اصلاح مقصود ہوتی تو سب سے پہلے آپ نے اپنے یہاں کے مشائخ کے مریدین کی فہرست سے ان کی طوائف مریدنوں کے نام کٹوا دیئے ہوتے۔ حال و قال کے دروازوں کو ان پر بند کر دیا ہوتا۔ طوائفوں کے گھروں پر یونیٹی بورڈ کے امیدواروں کے لئے ووٹ اور ۱۲ ربیع الاول کے چراغاں میں حصہ لینے کی استدعا کے ساتھ جانا چھوڑ دیا ہوتا۔ یہ کہہ دیا ہوتا کہ رنڈیوں کو کلمہ پڑھنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ اس کے بعد اگر یہ کہتے کہ رنڈیاں سوزخوانی نہ کریں تو بے جا نہ تھا۔ جہاں تک شیعوں کا تعلق ہے۔ انہوں نے تو اپنی کربلا تک میں اس طبقہ کا قیام بند کرا دیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب کی کربلائے پھول کٹورہ میں اس کی کوئی ممانعت نہیں۔ شیعوں کی کسی مجلس میں رنڈیاں سوزخوانی یا نوحہ خوانی نہیں کرتیں۔ اگر وہ اپنے گھر میں ماتم کرتی ہیں۔ تو مولوی صاحب قبلہ جناب کا کلیجہ کیوں خون ہوتا ہے۔ کیا اس لئے کہ جناب غزالی کے خیال کے مطابق ذکر شہادت حسین ناروا ہے اور اس ذکر سے اسباب شہادت حسین ع پر ہلکی سی روشنی پڑ جاتی ہے کیا لطیفہ ہے کہ مولوی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کے نزدیک نام نہاد شہدائے کراچی کا نوحہ و ماتم جائز۔ لیکن الشہداء کربلا کا نوحہ بدعت۔ مظلومین سمرنا و طرابلس پر آنسو بہانا باعث ثواب لیکن اسیران کربلا کی یاد گناہ اور سخت گناہ یا جامعہ ملیہ دہلی میں مسٹر محمد علی کا مجسمہ نصب کرنا بت پرستی نہیں۔ لیکن روضہ سید الشہداء کی نقل بنانا بت پرستی ہے اور معصیت ہے

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

# پنجاب میڈیکل کونسل کا انتخاب

## ضروری اعلان

پنجاب میڈیکل کونسل کا جو انتخاب عنقریب ہونے والا ہے۔ اور جس میں رائے دہی کا حق پنجاب کے تمام رجسٹرڈ سب اسسٹنٹ سرجنوں کو حاصل ہے۔ اس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس کے لئے دو امیدوار ہیں۔ اور کہ ان میں سے ڈاکٹر گیان چند بگنا صاحب امرتسر بہت بہتر اور لائق شخص ہیں۔ اس لئے ہم اپنے احمدی احباب سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ووٹ اس انتخاب میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے حق میں دیں۔ اور اپنے دوسرے احباب کو بھی اس امیدوار کے حق میں رائے دینے کی ترغیب دیں۔ ناظر امور خارجہ

# حصہ وصیت میں اضافہ

صوفی غلام محمد صاحب ولد گلاب الدین صاحب سکنہ بڈھا گورایہ۔ حال محکمہ ۲۷ الف ڈاک خانہ کا چیلو تحصیل جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ موصی ۱۹۳۳ء ۳ کی پہلے وصیت ⅕ حصہ کی تھی۔ اب انہوں نے ماہ فروری ۱۹۳۵ء سے اس میں اضافہ کرتے ہوئے ⅓ حصہ کر کے ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

# غفلت شعار دنیا کو بیدار کرنے کیلئے خدا تعالےٰ کا تازہ قہری نشان!

## فارموسا (جاپان) میں زلزلہ کیوجہ سے خطرناک نقصان!

## تین ہزار نفوس ہلاک اور ۱۱۳۸۶ زخمی

## ایک کروڑ ین (جاپانی سکہ) کی مالیت کا نقصان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے غفلت شعار دنیا کو بیدار کرنے کے لئے اپنے پرہیبت نشانات کے متعلق جو انذاری خبریں دیں۔ ان میں زلازل کا خاص طور پر ذکر پایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ ایسی حقیقت جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ زلازل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے بعد دُنیا میں اس کثرت اور ایسے ہیبت ناک رنگ میں زلازل آئے۔ اور ان سے اس قدر جانی و مالی نقصانات ہوئے۔ کہ جس کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں نہیں مل سکتی۔ حال میں جو زلزلہ جاپان کے ایک جزیرہ فارموسا میں آیا۔ اس نے دُنیا کے سامنے خدا تعالےٰ کے قہری نشان کا نہایت ہی عبرت ناک نظارہ پیش کیا ہے۔ کاش خدا تعالےٰ کو بھول کر چاہ ضلالت میں گرنے والی دُنیا اس سے سبق حاصل کرے؛

اس زلزلہ کے متعلق جو حالات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کا ضروری خلاصہ شائع کیا جاتا ہے؛

### خوفناک ہلاکت اور بربادی

ٹوکیو (فارموسا) ۲۲ اپریل۔ بروز اتوار صبح کے وقت جنوب مغربی فارموسا میں ایک نہایت خوفناک زلزلہ آیا۔ جس نے سخت مالی اور جانی نقصان پہونچایا۔ بہار کے زلزلہ کی طرح یہاں بھی ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور بے تار برقی کے ذریعہ پیغام رسانی کی گئی گورنر جنرل کے اعلان کے مطابق اس حادثہ فاجعہ میں تین ہزار نفوس ہلاک اور ۱۱۳۸۶ زخمی ہوئے دس ہزار مکانات خاک کا ڈھیر ہوگئے۔ اور ۱۱۰۰۰ مکانات کو سخت نقصان پہنچا۔ تمام نقصان کا اندازہ ایک کروڑ ین بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں سے ساٹھ لاکھ ین کی مالیت کا نقصان مکانات کا ہوا ہے۔ اور چالیس لاکھ سڑکوں اور ریلوے وغیرہ کا۔ محکمہ ریلوے وغیرہ نے کام دوبارہ شروع کردیا ہے۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کو مناسب امداد پہنچانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

### حادثہ کی تفاصیل

ٹوکیو۔ ۲۳ اپریل۔ مقامی وقت کے مطابق زلزلہ اتوار کے دن صبح ۶ بجے شروع ہوا۔ اور کئی متواتر جھٹکوں کے بعد ختم ہوا۔ زلزلہ کا خوفناک جھٹکا تمام فارموسا میں محسوس ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ زلزلے کا مرکز تیچو سے بیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ سب سے زیادہ نقصان نیاتاکا کے مغربی پہاڑوں کے مرکزی سلسلے کے نواحی علاقہ کو پہونچا۔ بعض قصبوں میں آگ بھی لگ گئی جاپان کے علاقہ میں فارموسا میں ستمبر ۱۹۲۳ء کا زلزلہ جس میں ۱۰۰۰۰۰ نفوس ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بعد جاپان میں یہی خوفناک زلزلہ آیا ہے۔ فارموسا کے دو صوبے بالکل برباد ہوگئے ہیں۔ چار بڑے بڑے شہر تباہ ہوچکے ہیں۔ آباد علاقے کی تمام سڑکوں پر ملبہ پڑا ہے ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تمام تار کٹ گئے ہیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ کئی گھنٹوں تک زلزلہ کے وسیع اثرات معلوم نہ ہوسکے اس کے بعد فوج نے اپنے سفری آلات نشر صوت منگائے۔ اور زلزلہ زدہ علاقہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

### دہشت ناک منظر

آباد علاقوں کی سڑکوں پر کثیر التعداد عورتیں اور دہشت زدہ بچے مصروف نالہ و بکا ہیں۔ بہت سے لوگ سڑکوں پر بے ہوش پڑے ہیں مجروحین کو جاپانی فوج کے کیمپوں میں پہنچایا جارہا ہے۔ جہاں جاپان کی فوجی طبی جماعتوں نے اور ریڈ کراس نے مجروحین کی امداد کا فوری طور پر انتظام کیا۔ ہلاک شدگان میں زیادہ تعداد چینی کسانوں کی ہے۔ ان کے مقابلہ میں جاپانی بہت کم ہلاک ہوئے ہیں۔ نیل کے کھیتوں کے پرخچے اڑ گئے۔ زلزلہ کے دوران میں کھیتوں کو آگ لگ گئی جس سے زلزلہ زدگان کی دہشت اور بھی بڑھ گئی؛

### سائنسدانوں کی قیاس آرائی

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" (۲۳ اپریل) نے فارموسا کے زلزلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

سائنسدانوں کے نقطۂ نگاہ کے مطابق بہار میں ابھی تک زلزلہ کی حرکت بالکل ختم نہیں ہوئی۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اس وجہ سے دوسرے مقامات پر بھی زلزلوں کا آنا یقینی امر ہے۔ ہندوستان میں زیادہ تر بہار اور آسام کے علاقہ میں چھوٹے چھوٹے زلزلے آتے رہتے ہیں۔ اور یہ زلزلے پچھلے سال جنوری کے خوفناک زلزلہ کا انعکاس ہی تھے۔ فارموسا کا زلزلہ زیادہ تر بہت ہی نزدیکی تعلق بہار کے زلزلہ کے ساتھ رکھتا ہے۔

### حیرت انگیز امر

یہ امر بہت ہی حیرت انگیز ہے۔ کہ علم طبقات کے مطابق اس جزیرے میں زلزلوں کا بہت ہی کم امکان سمجھا جاتا تھا۔ اور کم از کم ایسے حادثہ سے اتنا نقصان کا ہونا تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ فارموسا کے المناک واقعات کسی ڈرامے میں بھی نہیں بیان کئے جاسکتے۔

زلزلہ کی خوفناک حرکت جس کی وجہ سے ہزاروں مرد عورتیں اور بچے اینٹ روڑوں سے اٹی ہوئی سڑکوں کی طرف پناہ لینے کے لئے آنے پر مجبور ہوئے۔ اس سے اس خوفناک حادثہ کی پوری کیفیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ جاپان کے باشندے دوسری قوموں کی نسبت ایسے مصائب کا مقابلہ کرنے کے زیادہ عادی ہوچکے ہیں اور اس موقعہ پر جاپانی ریڈ کراس اور جاپانی میڈیکل کور نے بہت جلدی امداد پہونچانے کا انتظام کیا؛

### فارموسا کے حالات

فارموسا جاپان کے چار جزائر میں سے جنوبی جزیرہ ہے۔ یہ پہلے چینیوں کے قبضہ میں تھا۔ مگر ۱۸۹۵ء میں جنگ کے بعد جاپان نے اس پر قبضہ کرلیا۔ اور اس وقت سے یہ جزیرہ جاپانی مصنوعات کا مرکز بنا ہوا ہے اور آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو اس وقت چالیس لاکھ کے قریب ہے۔ فارموسا کی چائے بھی مشہور ہے۔ اور اسوقت ہندوستانی چائے کے مقابلہ میں دُنیا کی منڈیوں میں آرہی ہے۔ اس کے علاوہ کافور۔ ہلدی۔ چاول۔ سن۔ سنگترا۔ اور کوئلہ بھی یہاں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس جزیرہ کے پہاڑ جن سے پیتل بکثرت نکلتا ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ریلوے سسٹم نہایت مکمل ہے۔ اس کے علاوہ اس کی تیرہ بندرگاہیں ہیں۔ جن میں سے ٹیہو کو سب سے اہم ہے۔ جاپان کی پالیسی یہ ہے کہ فارموسا براہ راست غیر ممالک کے ساتھ تجارت نہ کرے بلکہ اس کا مال جاپان کی وساطت سے برآمد ہو۔ کانیں بکثرت ہیں۔ جن میں سے سونا۔ چاندی۔ گندھک بھی نکلتے ہیں۔ غرضیکہ یہ ایک نہایت زرخیز جزیرہ ہے۔ جسے زلزلہ نے بہت حد تک تباہ کردیا۔ اس سے قبل اس جزیرہ کی تاریخ میں ایسا شدید زلزلہ کبھی نہیں آیا۔ ملک معظم نے شاہ جاپان کو اس مصیبت کے موقعہ پر ہمدردی کا پیغام ارسال کیا ہے؛

# انڈین پولیس سروس میں داخلہ کا امتحان

انڈین پولیس سروس میں داخلہ کے لئے عام مقابلہ کا امتحان پبلک سروس کمیشن کی طرف سے الہ آباد - بمبئی - کلکتہ - لاہور پٹنہ اور رنگون میں مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء دو شنبہ سے شروع ہوگا - متذکرہ بالا امتحان کے نتیجہ پر متعدد حلقہ جات انتخاب میں مندرجہ ذیل آسامیاں پر کی جائیں گی۔ صوبجات متحدہ ۱ بمبئی ۱ - بنگال ۲ - پنجاب ۱ - بہار واڑیسہ ۱ - برما ۱ -

متذکرہ بالا تاریخ کو عام امتحان کے ساتھ ہی ایک محدود امتحان مقابلہ بمقام مدراس زیر قواعد ترمیم شدہ متعلقہ (بھرتی) انڈین پولیس ۱۹۲۶ء مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے منعقد کیا جائے گا۔

مدراس - ایک - اینگلو انڈین - عیسائی اور غیر ایشیائی امیدواروں میں سے اور ایک دیگر اقوام میں سے جن میں پسماندہ اقوام شامل ہیں - یعنی ان اقوام میں سے جو برہمن - غیر برہمن ہندوؤں - مسلمانوں - اینگلو انڈین عیسائی اور غیر ایشیائی اقوام کے سوا ہیں - یہ ضروری ہے - کہ جس حلقہ انتخاب کے متعلق امتحان کا اعلان کیا گیا ہے - وہ اس حلقہ میں امتحان میں بیٹھنے کا اہل ہو - امتحان میں داخلہ کے لئے جو امیدوار منتخب کئے جائیں گے ان کو اطلاع دی جائے گی - کہ انہیں کس وقت اور کس جگہ حاضر ہونا چاہیئے۔

جو امیدوار امتحان مذکور میں شامل ہونا چاہے - اسے لازم ہے کہ وہ مجوزہ فارم پر ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پہلے درخواست بھیج دے - جو اس ضلع کے جہاں وہ سکونت رکھتا ہو - کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے اس صوبہ کی مقامی حکومت کے نام آنی چاہیئے - جو گورنر کے ماتحت ہے اور جس میں وہ حلقہ انتخاب واقع ہے - جس کا وہ امیدوار ہے جو امیدوار ہندوستان میں کسی ریاست کی طرف سے ہوگا - اسے اپنے پولیٹیکل افسر یا ایجنٹ کی معرفت درخواست بھیجنی چاہیئے درخواست کے فارم اور امتحان کے قواعد وضوابط ونصاب کی نقول انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب یا سکرٹری پبلک سروس کمیشن دہلی سے یا پولیٹیکل افسر یا ایجنٹ سے (جیسا کہ صورت ہو) دستیاب ہو سکتی ہے -

ہر وہ امیدوار جو کسی ایسے امتحان میں بیٹھا ہو - جس میں کامیاب ہونے کے بعد وہ انڈین پولیس کے امتحان کے مقابلہ میں بیٹھنے کا اہل ہو سکتا ہے - لیکن اسے نتیجہ کے متعلق اطلاع نہ دی گئی ہو - وہ موخرالذکر میں شامل ہونے کے لئے درخواست دے سکتا ہے - جو امیدوار کسی اس قسم کے اہل بنانے والے امتحان میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو - وہ بھی درخواست دے سکتا ہے - بشرطیکہ امتحان مذکور امتحان متعلقہ انڈین پولیس کے شروع ہونے سے پیشتر ختم ہونے والا ہو - اس کی درخواست کو مشروط طور پر منظور کر لیا جائے گا بشرطیکہ وہ دیگر امور میں اس کا اہل ہو - اور اسے لازم ہے - کہ وہ اس قسم کے اہل بنانے والے امتحان میں اپنی کامیابی کا ثبوت ۱۵ جولائی ۳۵ء سے پہلے چیف سکرٹری لوکل گورنمنٹ یا اس کے بعد پبلک سروس کمیشن کو بہم پہنچائے - بہرحال یہ اطلاع اس تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے - جب کہ نتائج حکومت ہند کی اطلاع کے لئے نکل آئیں۔

اس مطلب کا کوئی بیان قابل پذیرائی نہ ہوگا - کہ درخواست کا فارم یا اس فارم کے متعلقہ کوئی مراسلت ڈاک میں گم ہوگئی ہے - یا دیر سے پہنچی ہے - تا وقتیکہ ایسا بیان دینے والا شخص ڈاک خانہ سے ترسیل مراسلت کا سرٹیفکیٹ پیش نہ کرے - جو امیدوار مقررہ تاریخ سے تھوڑی ہی دیر پہلے اپنی درخواستیں ارسال کریں گے - وہ اس کے نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے - جن امیدواروں کے لئے حکومت ہند کے قانون کی دفعہ ۹۲ الف کے ماتحت بیان داخل کرنا ضروری ہے انہیں چاہیئے کہ مطلوبہ بیان حاصل کرنے کیلئے فوری تدابیر اختیار کریں - امیدواروں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ انڈین پولیس کے لئے تنخواہ کی موجودہ

# انجمن احمدیہ سکھر کی قرار دادیں

انجمن احمدیہ سکھر کا اجلاس زیر صدارت جناب میر مرید احمد صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں -

۱ - یہ اجلاس آنریبل چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں صیغہ کامرس اور ریلوے کا چارج لینے پر سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں نیز جناب چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں خلوص دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے -

۲ - یہ اجلاس چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء کے پنجاب کونسل میں بلا مقابلہ انتخاب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نیز چوہدری اسد اللہ خانصاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے -

۳ - حال ہی میں حبیب الرحمٰن صدر احرار نے لاہور اور سیالکوٹ میں عام جلسوں میں تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان میں نہایت گندے اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے ہیں - یہ اجلاس اعلان کرتا ہے - کہ ہم اپنے پیارے امام کے حق میں ہرگز ایسے الفاظ گوارا نہیں کر سکتے - لہذا گورنمنٹ پنجاب سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں - کہ ایسی اشتعال انگیز اور امن سوز تقریروں کے خلاف فوری کارروائی کرے - (نامہ نگار)

# میاں الٰہی بخش صاحب تنجوری کی وفات

مرحوم میری مرحومہ بیوی کے والد تھے - پرانے اور مخلص احمدی تھے - آپ کافی عرصہ تک ممباسہ (افریقہ) اپنے بھائی بابو اکبر علی خان صاحب مرحوم کے ساتھ کام کرتے رہے - مجھے قریباً دو سال ان کے پاس رہنے کا موقعہ ملا - اس عرصہ میں مرحوم کو بہت سی خوبیوں کا مالک پایا - مرحوم باقاعدہ تہجد گذار تھے - سادگی آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی - تواضع اور انکسار کا مجسمہ تھے - قانع اور متوکل غرضیکہ صحیح معنوں میں احمدی تھے - آپ کے اخلاق حسنہ کا اثر آپ کی اولاد میں بھی بہت حد تک ہے - آپ کے چار لڑکے ہیں - سب کے سب مرحوم کے رنگ میں رنگین اور احمدیت کے سچے پرستار ہیں - مرحوم ۱۸ روز بعارضہ ملیریا بیمار رہے - اور ۱۱ مارچ کو اپنے بھائی ڈاکٹر احمد خان صاحب کے پاس جودھ پور میں اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے - انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب کرام دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے -

عبد الکریم جہلمی مولوی فاضل

# واپسی تحریک قرضہ

اپریل میں مندرجہ ذیل دوستوں کے نام قرعہ نکلا ہے - ان سے درخواست ہے - کہ وہ اصلی رسیدیں بھیج کر روپیہ منگوالیں -

۱ - مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور - (۲) الیاس الدین صاحب - لائل پور (۳) دوست محمد صاحب - کوہاٹ - (۴) ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب - افریقہ - (۵) منشی عبد الحمید صاحب شملہ - (۶) ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب - دہلی -

ناظر امور عامہ

محافظ جنین

# حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

## اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوکھے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیا ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے ہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا" رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔

اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر للعہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر:- **حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

---

# اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے برقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ہے صرف

**مینجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان**

---

# تریاق معدہ و جگر

بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کے لئے لاثانی دوا ہے۔ ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون دل دھڑکن۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ یرقان عظم الاطحال۔ تاپ تلی۔ جلن سینہ ضعف معدہ ضعف عام کیلئے اکسیری مرکب ہے۔ ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی لاغری دور ہو کر جسم چست و چالاک سرخ مثل انار ہو جاتا ہے۔ تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں۔ وہ بھی استعمال کر کے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے لیکن گرمیوں میں مریض کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں خواہ گرمی ہو یا سردی یکساں فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی عہ علاوہ محصول ڈاک **حکیم محمد شریف عمر والہ ڈاکخانہ سروالی براستہ بٹالہ**

---

# وصیت نمبر ۳۸۷۲

منکہ غلام حیدر خان ولد چانن خان قوم بلوچ عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۰۲ء سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹ / ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد عیہ بصورت پنشن ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- غلام حیدر خان پنشنر قادیان

گواہ شد:- فخر الدین احمدی پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال

گواہ شد:- کرم داد خان انسپکٹر وصایا قادیان

---

# ہومیوپیتھک علاج

بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ نفع بخش ہے قوت شفا اس میں زیادہ ہے۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ اور پونڈ کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ زود اثر بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی کڑوی کسیلی دواؤں انجکشن کے برے اثرات۔ اپریشن کی تکلیف سے بچانے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوتے ہیں۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں۔

**ایم ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ**

---

# سو فیصدی اطمینانی گھڑیاں

لیور مشین کی مضبوط اصلی گھڑیاں جو محتاط اصحاب کے پاس دس بارہ برس سے چل رہی ہیں آرڈر آنے پر ضروری ہے۔ کہ دو چار روز ٹائم دیکھ کر بھیجیں۔ قیمت معمولی اور مال نہایت اچھا ہے کسی قسم کا تردد نہیں۔ رسٹ واچ نکل کیس عہ چاندی کیس عہ رولڈ گولڈ عہ جیبی واچ نکل کیس عہ

المشتہر:- **مینجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور۔ یو۔ پی**

---

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرموں کا سرتاج

# سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قیمت فی تولہ ... فی ماشہ ...

نہایت قابل قدر مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ہے۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے خارش ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ۲ کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ ملنے کا پتہ:- **شفاخانہ رفیق حیات قادیان**

---

# ضرورت رشتہ

برائے احمد علی ولد چوہدری بھنبو خان راجپوت گھوڑے واہ۔ عمر قریباً ۴۰ سال عورت کنواری ہو یا بیوہ یا مطلقہ۔ شریف خاندانی ہو۔ اس کے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کی جائے۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**گورداسپور ۲۳ اپریل۔** عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ آج سنایا جانا تھا۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے ۲۵ اپریل پر ملتوی کر دیا۔ احاطہ کچہری میں پولیس کا خاص انتظام تھا۔

**پٹنہ ۲۳ اپریل۔** سر سکندر حیات پنجاب میل سے کلکتہ جا رہے تھے۔ کہ گاڑی میں ہی آپ پر قولنج کا شدید حملہ ہوا۔ گارڈ نے دیناپور ریلوے سٹیشن پر ڈاکٹر کو بلانے کے لئے تار دیا۔ سید عبد العزیز ایجوکیشن منسٹر بہار بھی اسی گاڑی سے سفر کر رہے تھے۔ آپ نے پٹنہ میں انہیں اتار لیا۔ اور اپنے مکان پر ٹھہرا کر علاج کرایا۔ اب آپ کو افاقہ ہے۔

**برلن ۲۳ اپریل۔** ہر ہٹلر نے آج پچھلے پہر سیونج ہوٹل میں ایک ہنگامہ خیز میٹنگ طلب کی ہے۔ تا کہ جنیوا میں پاس شدہ ریزولیوشن کے متعلق جوابی کارروائی کا فیصلہ کیا جائے۔

**رامپور ۲۲ اپریل۔** نواب صاحب نے ریاست کی اقتصادی حالت میں اصلاح کے ذرائع تجویز کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ جو سرکاری و غیر سرکاری ممبروں پر مشتمل ہوگا

**امرتسر ۲۳ اپریل۔** کل کلاتھ مارکیٹ کے تاجروں نے قرضہ بل کے نفاذ کے خلاف بطور پروٹسٹ ایک مون ہڑتال کر کے تمام کاروبار بند رکھا۔ اور شام کے وقت کمپنی باغ میں جلسہ کر کے پُر جوش تقریریں کیں۔ اور اس بل کو صوبہ کی تجارت کے لئے تباہ کن بتایا

**ایک ہندوستانی موجد ڈاکٹر بائیسے** کا ۷۰ سال کی عمر میں گذشتہ ہفتہ امریکہ میں انتقال ہوا ہے۔ آپ صوبہ بمبئی کے رہنے والے تھے۔ اور بہت سی ایجادوں کے موجد تھے۔ آٹو ٹک آیوڈین آپ ہی کی ایجاد ہے۔ اسی طرح ٹائپ کاسٹنگ مشین بھی آپ ہی کی ایجاد ہے۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے بعض ایسی اصلاحات بھی کیں۔ جنہیں یورپین لوگ نہیں کر سکے تھے۔ گذشتہ تیس سال سے آپ انگلینڈ اور امریکہ میں ہی مقیم تھے۔ اور اہل امریکہ آپ کو ہندوستان کا ایڈیسن کہتے تھے۔

**لاہور ۲۳ اپریل۔** معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری جنرل سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور نے سکرٹری شپ کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اس شر انگیزی کے خلاف بطور احتجاج ہے۔ جو انجمن کے جلسہ میں احرار کی طرف سے کی گئی۔

**لاہور ۲۴ اپریل۔** رات کے دو بجے سلطان ابن سعود کے وزیر مالیات کی طرف سے ایک برقیہ موصول ہوا۔ جس میں آپ نے سلطان موصوف کی طرف سے ہندوستان کے تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ان پر قاتلانہ حملہ کے موقعہ پر ہمدردی کے پیغامات ارسال کئے۔

**امرتسر ۲۳ اپریل۔** سی۔ آئی۔ ڈی نے ایک تیس سالہ بنگالی نوجوان کو جو سادھو کے بھیس میں تھا۔ احاطہ عدالت سے گرفتار کیا۔ یہ شخص میدناپور کا رہنے والا ہے۔ اور پولیس کے سوالات کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکا۔

**بمبئی ۲۳ اپریل۔** مسٹر جناح نے انگلستان روانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں کہا۔ کہ کانگریس نے کمیونل ایوارڈ کے متعلق جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ مناسب اور دانشمندانہ ہے۔ چونکہ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں میں اتحاد نہیں۔ اس لئے برٹش گورنمنٹ انڈیا بل کے خلاف کسی پروٹسٹ سے متاثر نہیں ہو سکتی۔ خواہ ہم کتنی ایجی ٹیشن کریں۔ یہ بل نافذ ہو کر رہے گا۔

**پونا ۲۲ اپریل۔** یہاں کے ایک بیرسٹر بذریعہ موٹر لندن جا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت ترکی نے انہیں اپنی سرحد پر روک لیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ پانچ ہزار روپیہ بطور ضمانت جمع کرائیں۔ ترکی قونصل متعینہ بمبئی سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اس رکاوٹ کو دور کرا دیں

**لندن** میں ان دنوں ایک فلم ترکوں کے آخری سلطان عبد الحمید ثانی کے متعلق دکھائی جا رہی ہے۔ جس کا عنوان "ملعون عبد الحمید" ہے۔ مسلمانوں میں اس کے خلاف جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔

**امرتسر ۲۳ اپریل۔** مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے جو سکھوں کی پارٹی بازی کو دور کرنے والی کانفرنس کے مہتمم تھے۔ ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ سکھ لیڈروں میں سمجھوتہ صحیح جذبات کے ماتحت نہیں ہوا۔ بعض ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اسے کالعدم کرنے کے عذرات تلاش کرینگے۔ اس لئے اس کے ٹوٹ جانے کا امکان موجود ہے۔

**لاہور ۲۳ اپریل۔** قانون محصول تمباکو پنجاب ۱۹۳۴ء اور اس کے ضمن میں حکومت پنجاب کے مرتبہ قواعد کا ۱۹ اپریل سے صوبہ کی میونسپلٹیوں۔ نوٹیفائڈ ایریوں۔ سمال ٹاؤن کمیٹیوں اور چھاؤنیوں میں نفاذ کر دیا گیا ہے۔ اب لائسنس حاصل کئے بغیر کسی شخص کا بنا ہوا تمباکو برائے فروخت رکھنا ممنوع ہے۔ تمباکو کی کاشت کرنیوالے اس سے مستثنیٰ ہونگے۔ لائسنس فارم یکم جولائی تک تیار ہو جائیں گے۔ اور اس کے بعد اس قانون کی خلاف ورزی قابل تعزیر سمجھی جائے گی۔ لائسنس کی فیس دو روپیہ ہوگی۔ اور خواہ سال کے کسی مہینہ میں لیا جائے۔ اگلی ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیگا۔ ۱۶ سال سے کم عمر کے بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ افسران آبکاری تمباکو فروشی کا حساب باقاعدہ چیک کیا کرینگے۔

**عدیس بابا ۱۲ اپریل۔** اٹلی کے ساتھ ایبے سینیا کی صلح کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ اٹلی کی فوج نے ایبے سینیا کی سرحدی چوکیوں پر حملہ کر کے انہیں مسمار کر دیا۔ اور قبضہ کر لیا۔ اس وجہ سے دونوں ممالک کی افواج میں پھر تصادم ہو گیا۔ جس میں بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے۔

**شنگھائی ۲۲ اپریل۔** چینی افواج اور کمیونسٹ باغیوں میں آج پھر تصادم ہو گیا۔ کیونکہ کمیونسٹوں نے اپنے کھوئے ہوئے قلعے پھر حاصل کرنے کی کوشش کی۔ سرکاری افواج نے ایک زبردست لڑائی کے بعد جس میں فریقین کے بہت سے اشخاص ہلاک ہو گئے انہیں پسپا کر دیا۔

**امرتسر ۲۳ اپریل۔** موضع بوتالہ کی ایک مسلمان عورت کے بطن سے ایک لڑکا صبح ایک دوپہر اور ایک لڑکی شام کو پیدا ہوئی۔ تینوں بچے کچھ عرصہ کے بعد مر گئے۔

**ڈبلن ۲۲ اپریل۔** آئرلینڈ میں پھر ایک انقلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ سارا شہر ایک مسلح کیمپ کی شکل اختیار کر چکا ہے مسٹر ڈی ولیرا ایک سابق لیڈر کے مجسمہ کی نقاب کشائی کرنے والے تھے۔ کہ ری پبلک پارٹی نے ایجی ٹیشن شروع کر دی۔ اس پر ان کے پچاس لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ مجسمہ کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ سرکاری عمارتوں پر فوجی پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔ بہت سے طلباء بھی شورش پسندوں کے ساتھ ساز باز کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

**نئی دہلی ۲۳ اپریل۔** ناتھ دوارے کے گدی نشین دامودر لال جی کو جنہیں ایک طوائف سے شادی کر لینے کی وجہ سے ریاست سے نکال دیا گیا تھا۔ مہارانہ اودے پور کے ساتھ مصالحت ہو گئی ہے۔ اور وہ پھر گدی نشین ہو گئے۔ آج آپ نے بھگوت گیتا کی کتھا بھی سنائی۔

**لائلپور ۲۳ اپریل۔** بیوپاری کانفرنس کے سلسلہ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں جو اپریل کی آخری تاریخوں میں رائے بہادر لالہ سرن داس ممبر کونسل آف سٹیٹ کی صدارت میں منعقد ہوگی۔

**بمبئی ۲۲ اپریل** گذشتہ ہفتہ ۱۹۶۷۴۶۱ روپیہ کا سونا یورپ اور امریکہ روانہ کیا گیا ہے۔ جب سے انگلستان نے معیار طلائی ترک کیا ہے۔ بمبئی سے ۲۲۷۰۲۹۷۵۵۳ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

**لندن ۲۲ اپریل۔** معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل جولائی کے آخر تک قانونی شکل اختیار کر لے گا۔ وزیر ہند نے برما کے متعلق ۱۲۰ ترامیم پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ لیکن ان پر زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی